روزنامہ الفضل ربوہ
(خطبہ نمبر 1)
CPL 61
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
☎ 213029
سوموار 4- جنوری 1999ء - 15 رمضان 1419 ہجری - 4 صلح 1378 ھش جلد 49-84 نمبر 3

پاک صدقہ کی قبولیت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی پاک کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے۔ اور پھر اس صدقہ کرنے والے کے لئے اسے بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی چھوٹے سے بچھیرے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ کھجور پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقہ من کسب طیب)

وقف جدید کے نئے سال کا اعلان اور غیر معمولی افضال کا تذکرہ

1999ء عظیم الشان فتوحات اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں پورے ہونے کا سال ہے

اپنی رقم کو اسراف سے بچا کر اللہ اور بنی نوع انسان کے لئے خرچ کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم۔ جنوری 99ء کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: یکم جنوری۔ 1999ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جماعت کو سال 1999ء میں حضرت مسیح موعود کی عظیم الشان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی خوشخبری دی۔ حضور ایدہ اللہ نے وقف جدید کے سال نو کا بھی اعلان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ معمول کے مطابق ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ اور ساتھ ساتھ سات دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے دنیا بھر کی جماعتوں کو السلام علیکم کا تحفہ عنایت فرمایا اور نئے سال کی مبارکباد دی۔ اور فرمایا کہ سب بنی نوع انسان کے لئے یہ سال مبارک ہو۔ اگرچہ بظاہر اس کے آثار دکھائی نہیں دے رہے لیکن جماعت احمدیہ کے لئے تو یہ سال بہرحال مبارک ہوگا۔

وقف جدید کے سال کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس سال 75 ممالک سے وقف جدید کی جو رپورٹ موصول ہوئی ہے اس کے مطابق سال گذشتہ 1998ء میں وقف جدید میں کل 10 لاکھ 89 ہزار پاؤنڈ کی وصولی ہوئی۔ اگرچہ یہ رقم گذشتہ سال سے 49 ہزار پاؤنڈ کم ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے بہت سی دوسری رقوم میرے تابع مرضی کر دیں جب یہ وقف جدید کے حساب میں ڈالی گئیں تو سال گذشتہ کی نسبت رقم مجموعی طور پر کئی ہزار پاؤنڈ بڑھ گئی۔ حضور نے فرمایا وقف جدید کے چندے میں یہ کمی امریکہ کی جماعت کی میری ہدایت پر عمل کرنے کے نتیجے میں ہوئی۔ امریکہ کے چندہ میں ایک لاکھ 15- ہزار پاؤنڈ کم تھے مگر کمی صرف 49 ہزار کی ہوئی۔ اللہ نے اس کمی کو پورا کیا۔ چندہ دہندگان کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ 1997ء میں چندہ دہندگان کی تعداد 2 لاکھ 22 ہزار تھی۔ جبکہ 1998ء میں یہ تعداد بڑھ کر 2 لاکھ 73 ہزار ہو گئی اس طرح سے اس تعداد میں 50 ہزار کا اضافہ ہوا۔ یعنی پچاس ہزار احمدی جو پہلے وقف جدید کی مالی قربانی کا لطف نہیں اٹھا رہے تھے اب اٹھا رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے انگلستان کی جماعت کی شاندار کارکردگی کا ذکر فرمایا کہ جماعت انگلستان نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ وہ عید پر غریب ملکوں کے لئے پیکٹ تیار کریں گے۔ حضور نے فرمایا اس سال کی مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے وقف جدید میں جماعت امریکہ اول پاکستان دوم جرمنی سوم برطانیہ چوتھے نمبر اور کینیڈا پانچویں نمبر پر رہے۔ پاکستان میں چندہ بالغان میں کراچی اول ربوہ دوم اور لاہور کی جماعت سوم رہی۔ اضلاع میں راولپنڈی اول رہا۔ چندہ اطفال میں ربوہ اول کراچی دوم اور لاہور سوم رہا۔ اضلاع میں گوجرانوالہ اول رہا۔ بعد ازاں حضور نے انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر چند احادیث پیش فرمائیں اور حضرت مسیح موعود کے ارشاد کی روشنی میں اسکی وضاحت فرمائی۔ ضمناً حضور نے فرمایا کہ برطانیہ اور امریکہ میں احمدی مہم چلائیں کہ خوراک اور پانی کا ضیاع نہ کیا جائے۔ اگر اس ضیاع کو روکا جائے تو کئی غریب ملکوں کے پیٹ بھر سکتے ہیں۔ آپ نے احمدیوں کو تلقین فرمائی کہ اس بارے میں مہم چلائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے الہام "میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے تحت 1998ء میں ایم ٹی اے کی نشریات جاپان، انڈونیشیا، ملائیشیا، اور جنوبی اور شمالی بحرالکاہل کے جزائر کے استفادہ کے لئے کمپنیوں سے معاہدے کر لئے گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا اگست 1898ء میں حضرت مسیح موعود کو یہ الہام ہوا اور اگست 1998ء میں یہ معاہدہ طے پا گیا۔ یہ سیٹلائٹ فروری 99ء میں کام شروع کرے گا۔ حضرت مسیح موعود کی بیان کردہ الہامی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ 1999ء میں ایسی خوشخبریاں آنے والی ہیں جن سے کایا ہی پلٹ جائے گی۔ ان میں الہام تھا کہ مبشروں کا زوال نہیں ہوتا۔ پھر یہ الہام بھی 1899ء میں ہوا کہ گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا۔ حضور نے فرمایا اس بارے میں کیا ہونے والا ہے ابھی میں اس کی تفصیل نہیں بتا سکتا وقت خود بتا دے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا 1899ء کے حضرت مسیح موعود کے الہامات کی طرف توجہ مکرم مسعود احمد دہلوی صاحب (سابق ایڈیٹر الفضل) کے ایک رؤیا سے ہوئی۔ اس رؤیا میں محترم مسعود دہلوی صاحب نے دیکھا کہ ان کو حضرت مسیح موعود نے یاد فرمایا ہے وہ ایک کشادہ سڑک سے چل کر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پہنچتے ہیں جو ایک عظیم الشان عمارت کے کمرے میں بڑی شاہانہ کرسی پر سربراہ مملکت کے طور پر بیٹھے ہیں اور ایک صفحہ نکال کر اس میں درج عظیم الشان فتوحات کی خبریں کسی قدر بلند آواز میں سناتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ خدا نے چاہا تو یہ پیش خبریاں 1999ء میں پوری ہوں گی مجھے یقین کامل ہے اور اس میں ذرا بھی تردد نہیں۔

رمضان میں درس القرآن

رمضان المبارک میں ایم ٹی اے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس قرآن روزانہ (سوائے جمعہ کے) شام سوا چار بجے سے پانچ بج کر چالیس منٹ تک ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے۔ یہی درس اگلے دن صبح 10-6 پر دوبارہ ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے۔

احباب کثرت سے اس روحانی مائدہ سے فائدہ اٹھائیں۔

مجھے کوئی ضرورت نہیں

حضرت حافظ معین الدین صاحب عرف معنا کے حالات میں آپ کے انفاق فی سبیل اللہ سے متعلق لکھا ہے کہ۔

"حضرت حافظ معین الدین .... کی طبیعت میں اس امر کا بڑا جوش تھا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے قربانی کریں۔ خود اپنی حالت تو ان کی یہ تھی کہ نہایت عسر کے ساتھ گزارہ کرتے تھے۔ بوجہ معذور ہونے کے کوئی کام بھی نہ کر سکتے تھے۔ حضرت اقدس کا ایک خادم قدیم سمجھ کر بعض لوگ محبت و اخلاص کے ساتھ کچھ سلوک ان سے کرتے تھے لیکن حافظ صاحب کا ہمیشہ یہ اصول تھا کہ وہ اس روپیہ کو جو اس طرح ملتا کبھی اپنی ذاتی ضرورت پر خرچ نہیں کرتے بلکہ اس کو سلسلہ کی خدمت کے لئے حضرت مسیح موعود کے حضور پیش کر دیتے۔ اور کبھی کوئی تحریک سلسلہ کی ایسی نہ ہوتی جن میں وہ شریک نہ ہوتے۔ خواہ ایک پیسہ ہی دیں۔ حافظ صاحب کی ذاتی ضروریات کو دیکھتے ہوئے ان کی یہ قربانی معمولی قربانی نہ ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود.... نے بارہا حافظ صاحب کی ان خدمتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ یہی نہیں بلکہ وہ خود بھی بھوکے رہ کر بھی خدمت کیا کرتے تھے.....

حضرت مسیح موعود.... نے متعدد مرتبہ حافظ معین الدین صاحب کے اس طرز عمل کو بطور نمونہ بیان کیا ہے۔ ان کی حالت یہ تھی کہ ماہوار اور مستقل چندہ کے علاوہ جب ان کے پاس کچھ آ جاتا تو فوراً جا کر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دے آتے۔ باوجودیکہ حضرت صاحب ان کو کہتے کہ حافظ تیری ضرورتوں میں کام آئے گا تو رکھ۔ وہ ہمیشہ یہ عرض کرتے کہ مجھے تو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سلسلہ کی ضرورت میں صرف کر دیا جائے۔"

(رفقاء احمد جلد 13 ص 293، 301)

خطبہ جمعہ

روزے کا مقصد نماز ہے اور نمازوں کی حالت کو درست کرنا ہے

اگر روزے میں نمازیں سنور جائیں تو روزہ نماز کا معراج اور نمازیں روزے کا معراج بن جاتی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 16- جنوری 1998ء بمطابق 16- صلح 1377 ھش بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیت 187 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اس آیت کریمہ سے متعلق خطبات کا سلسلہ جاری ہے اور ترجمہ اس کا پھر میں دہراتا ہوں کہ جب تجھ سے (یعنی اے محمد رسول اللہ ﷺ) میرے بندے سوال کریں میرے بارے میں (-) میں قریب ہوں (-) میں پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں جب وہ مجھے بلائے (-) پس چاہئے کہ وہ میری باتوں کی استجابت میں جلدی کریں کیونکہ میں قریب ہوں اس لئے' یہ معنے اس میں شامل ہیں کہ' وہ بھی میری استجابت میں یعنی میری باتوں کا ہاں میں جواب دینے میں اور ان پر عملدر آمد میں جلدی کریں (-) اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پا جائیں۔

یہ جو دن ہیں رمضان کے' آج کل کے دن یہ اب تیزی سے گزر رہے ہیں اور رمضان اپنے اواخر کی طرف الٹ پڑا ہے۔ اس پہلو سے اس جلدی کا مضمون اور بھی زیادہ واضح ہو جانا چاہئے کہ یہ دن اب تھوڑے ہیں جن دنوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے کہ اگر تم جلدی میری باتوں کو قبول کرو گے تو میں قریب کھڑا ہوں تمہیں فوری جواب ملے گا۔ تو اس فوری جواب کا وقت جیساکہ رمضان گزرنے کا تعلق ہے کم ہوتا جا رہا ہے لیکن ویسے یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ آیت ہیشگی کا مضمون رکھتی ہے۔ رمضان کے لئے ایسی خاص نہیں کہ اس کے بعد اس میں اس کا مضمون اطلاق نہ پائے۔ لیکن جو رمضان میں قرب کا مضمون ملتا ہے ویسا اور کسی مہینے میں دکھائی نہیں دیتا۔ اسی لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں بہت زور دیا ہے کہ **رمضان کا حق ادا کرو کیونکہ آپ فرماتے ہیں کہ ایسا مہینہ پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔ جو بھی اس مہینے میں کر گزرنا ہے نیکیوں کے لحاظ سے وہ کر گزرو۔ جو کچھ تمہارے لئے ممکن ہے اختیار کرو۔ یہ تھوڑے سے تو دن ہیں** (-) رمضان بھی (-) چند دن کی بات ہے' ان دنوں میں جو کچھ محنت ممکن ہے وہ کر لو لیکن اس محنت کا تعلق دل کے خلوص سے ہے۔ اگر خلوص دل نہ ہو تو پھر یہ محنت بے کار ہے۔ یہ مضمون ہے جس کو میں احادیث نبوی کے حوالے سے آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔

ایک حدیث یا غالباً بہت سی ایسی احادیث ہوں گی جن کو دہرایا جائے گا لیکن کوشش کر کے ایسی حدیثیں بھی ہم تلاش کر رہے ہیں جو پہلے دہرائی نہ گئی ہوں۔ لیکن جو دہرائی جاتی ہیں جیساکہ میں نے پہلے عرض کیا تھا بار بار کی نصیحت کا تقاضا ہے کہ وہ دہرائی جائیں اور ہر رمضان میں ایک نسل گزر جاتی ہے' ایک نئی نسل آ جاتی ہے اس لئے ان کا بھی حق ہے کہ ان کے سامنے بھی وہ باتیں بار بار پیش کی جائیں۔

"روزہ آگ دور کرتا ہے" ایک یہ حدیث ہے جو سنن الدارمی کتاب الجہاد سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے رستے میں اس کا فضل چاہتے ہوئے روزے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے اور آگ کے مابین ستر خریف کا فاصلہ کر دیتا ہے۔ فضل چاہتے ہوئے روزے رکھتا ہے ابتغاء وجہ اللہ کا یہ ترجمہ ہے فضل چاہتے ہوئے۔ وجہ اللہ کا اصل معنی تو ہے خدا کا چہرہ' خدا کی توجہ' جو اپنی طرف خدا کی توجہ کرنے کی خاطر کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف پھر جائے' تمام تر توجہ اس کی طرف مبذول ہو جائے جو اس نیت کے ساتھ روزے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ (-) اس کے اور آگ کے درمیان ستر خریف کا فاصلہ کر دیتا ہے۔

اب اللہ کا چہرہ ایک ایسی چیز ہے جسے یاد رکھنا چاہئے تھا۔ ترجمے میں فضل ترجمہ ہوا ہے حالانکہ چہرے کے مقابل پر چہرہ رکھا گیا ہے۔ فرمایا تم اللہ کا چہرہ چاہو گے تو اللہ کے چہرے والے کو پھر آگ چھو نہیں سکتی' اس کے چہرے کو آگ چھو نہیں سکتی۔ یہ ناممکن ہے۔ جسے اللہ کا چہرہ نصیب ہو جائے اس کے چہرے کو آگ کیسے چھو سکتی ہے۔ یہ مضمون تھا جس کو ترجمے میں ذرا دھیما کر دیا گیا۔ فضل اس کا ترجمہ جائز ہے مگر یہاں جس خوبصورتی کے ساتھ حدیث نے ایک وجہ کو دوسرے وجہ کے ساتھ ملایا ہے اسے اسی طرح رہنے دینا چاہئے تھا۔ وجہ کو وجہ ہی رہنے دینا چاہئے تھا۔ اب ستر خریف کا فاصلہ یہ کیا چیز ہے؟ خریف گرما اور سرما کے درمیان کے زمانے کو کہتے ہیں یعنی سردیوں اور گرمیوں کے درمیان ایک زمانہ آتا ہے جو ان دونوں کو ملنے سے روکتا ہے' بیچ میں حائل ہو تو سردیاں گرمیوں سے نہیں مل سکتیں۔ تو ناممکن ہے کہ دونوں ایک ہی جیسے موسم گزر جائیں یعنی سردیاں بھی اور گرمیاں بھی۔ بیچ میں ایک موسم حائل ہو جاتا ہے۔ لیکن لفظ ستر کو خصوصیت سے پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

فرمایا ستر خریفوں کا فاصلہ' اب ستر خریفوں کا فاصلہ ویسے تو تصور میں نہیں آسکتا کہ ایک خریف نہیں' دو نہیں' تین نہیں' ستر خریف ہیں۔ لیکن معاملہ اس سے زیادہ آگے ہے۔ کیونکہ ستر کا لفظ عربی میں زمانے کے بیشمار ہونے کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ ستر کا لفظ قرآن کریم سے اور احادیث سے ثابت ہے یہ محض عدد ستر پر اطلاق نہیں پاتا بلکہ ایک لامتناہی زمانے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس لفظ ستر کو خصوصیت کے ساتھ ان معنوں میں آپ پیش نظر رکھیں کہ مراد یہ ہے کہ ناممکن ہے۔ کوئی صورت ایسی نہیں کہ یہ چہرہ آگ دیکھ سکے۔ **یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ ہم سب کو اللہ کا یہ چہرہ دکھادے۔ جس چہرے کو خدا اپنا وہ چہرہ دکھادے جو اس نے محمد رسول اللہ کو دکھایا تھا اس چہرے پر آگ حرام ہو جاتی ہے۔ ناممکن ہے کہ اسے آگ چھوئے۔**

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں روزہ گناہوں کو یکسر مٹا دیتا ہے۔ نذر بن شیبانؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے کہا آپ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور انہوں نے ماہ رمضان کے بارے میں آنحضرت ﷺ سے براہ راست سنی ہو۔ نذر بن شیبانؓ کہتے ہیں میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے کہا تھا۔ یہ کیا خیال آیا ان کو' معلوم ہوتا ہے کوئی یہ روایت عام ہوئی ہو گی اور اس کا چرچا انہوں نے سنا ہو گا اور وہ چاہتے ہوں گے کہ میں ان کی زبان سے خود سن لوں۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمان نے کہا ہاں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

تعالیٰ نے رمضان کے روزے رکھنے تم پر فرض کئے اور میں نے تمہارے لئے اس کا قیام جاری کر دیا پس جو کوئی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسے نکل آتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو۔

یہ وہی حدیث ہے جو گزشتہ سال بھی میں نے بیان کرتے ہوئے یہ عرض کیا تھا کہ "ثواب کی نیت سے روزے رکھے" کا ترجمہ درست نہیں ہے۔ یہ رواجی ترجمہ ہے۔ اور ثواب کی نیت سے ہی روزے رکھے جاتے ہیں۔ کبھی میں نے کسی کو گناہ کی نیت سے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پس ثواب کی نیت سے روزے رکھنا احتساب کا غلط ترجمہ کیا گیا ہے۔ جو روزے اس لئے رکھے کہ اپنے نفس کا احتساب کرے اور باریک نظر سے اپنے اعمال کا جائزہ لے کہ ان میں کہیں کسی قسم کی غیر اللہ کی ملونی تو داخل نہیں ہو رہی۔ یہ ترجمہ اگر کیا جائے تو پھر باقی مضمون بالکل ٹھیک بنتا ہے۔ ایسا شخص جب رمضان سے گزرے گا تو گویا اسے نئی زندگی ملی ہے جیسے ماں نے اسے جنم دیا ہے۔ پس اس پہلو سے یاد رکھیں جو الفاظ ہیں وہ یہ ہیں من صامه وقامه ایمانا واحتسابا یہ لفظ احتساب ہے جس کا ترجمہ ہمارے تراجم میں غلط رنگ میں راہ پا گیا ہے اور اس کو احتساب سمجھنا ضروری ہے ورنہ اس کے بعد کیوم ولدته امه کے الفاظ نہیں آسکتے۔ احتساب ہی ہے جو انسان کو ایسا پاک صاف کر سکتا ہے کہ گویا اس کی ماں نے اسے نیا جنم دیا ہے۔

اب یہ جو خیال تھا کہ رمضان میں ہر ایک کے اوپر زنجیریں کس دی جاتی ہیں اور شیطان کو راہ نہیں ملتی کہ مومنوں میں دخل اندازی کر سکے میں نے بتایا تھا کہ یہ مضمون ہرگز نہیں ہے۔ اللہ کے بندے زنجیروں میں کسے جاتے ہیں یعنی وساوس کے معاملے میں' شیطانی خیالات کے معاملے میں وہ خدا کے قیدی ہو جاتے ہیں اور وساوس ان کو چھو نہیں سکتے۔ یہی مضمون اس حدیث سے ثابت ہے کہ منافقین کا رمضان وہ زنجیریں لے کر نہیں آتا' منافقین اسی طرح کھلے ہوتے ہیں اور جو چاہیں شرارتیں کرتے پھریں بلکہ رمضان میں ان کی شرارتیں پہلے سے بڑھ جایا کرتی ہیں۔ یہ مضمون ہے جو اس حدیث میں یوں بیان ہوا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا یہ مہینہ تمہارے لئے سایہ فگن ہو یعنی تمہارا یہ مہینہ تم پر سایہ ڈال دے۔ یہ سایہ فگن ہونے کے بعد ابو ہریرہؓ "رسول اللہ" کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہوئے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا حلفی ارشاد ہے کہ مومنوں کے لئے اس سے بہتر مہینہ کوئی نہیں گزرا۔ اس لئے میں نے شروع میں تمہید میں کہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اس سے بہتر مہینہ مومن کے لئے متصور ہو ہی نہیں سکتا اور منافق کے لئے اس سے برا مہینہ اور کوئی نہیں گزرا۔ پس اگر شیطان سب کے لئے قید ہو تو منافق کے لئے بھی قید ہونا چاہئے۔ صاف ظاہر ہے کہ رمضان میں اس کا شیطان اور بھی پر پرزے نکالتا ہے اور پہلے سے زیادہ بڑھ کر شرارتیں کرتا ہے۔

اس مہینے میں داخل کرنے سے قبل ہی اللہ عزوجل مومن کے اجر اور نوافل لکھ دیتا ہے۔ داخل ہونے سے قبل ہی لکھ دیتا ہے' مراد یہ ہے کہ اس کا مقدر ہی نیکی ہے اس کے سوا کچھ ہو نہیں سکتا۔ جو سچے دل سے ایمان لاتے ہوئے اس مہینے میں داخل ہو گا گویا اس کا اجر پہلے سے لکھا گیا ہے اس کو اپنے اجر کے بارے میں شک کی ضرورت نہیں۔ جبکہ منافق کے گناہوں کا بوجھ اور بدبختی لکھ دیتا ہے۔ یعنی منافق پر بھی یہ بات لکھی جاتی ہے کہ اس مہینے سے گزر کے تم پہلے سے زیادہ بدبخت ہو جاؤ گے۔ کیونکہ نیکی کا موقع پاؤ گے اور ہاتھ سے کھو دو گے۔ پس تمہاری بدبختی پہلے سے زیادہ بڑھ جائے گی۔ فرمایا اس طرح کہ مومن مالی قربانیوں کے لئے اپنی طاقت تیار کرتا ہے اور منافق غافل لوگوں کے اتباع اور ان کے عیوب کی پیروی میں قوت بڑھاتا ہے۔

اب یہ بات بہت دلچسپ ہے کہ' غافل لوگوں کے اتباع اور ان کے عیوب کی پیروی میں قوت بڑھاتا ہے' رمضان کے مہینے میں واقعۃً بعض منافقین اس کھوج میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی شخص روزہ تو رکھتا ہے مگر فلاں عیب رکھتا ہے کوئی شخص بظاہر عبادت کر رہا ہے مگر فلاں عیب بھی رکھتا ہے اور عجیب بات ہے کہ اس مہینے میں اس مضمون کے خطوط بھی مجھے ملتے ہیں۔ بلا استثناء ہمیشہ اس مہینے میں ضرور ایسے خطوط ملتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث پر گواہ ہو جاتے ہیں۔ بالکل سچ فرمایا۔ **ایسے بدنصیب لوگ ہیں کہ اپنے حال کی فکر نہیں مگر مومنوں کی نیکیوں پر حسد کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان میں عیوب ڈھونڈیں' ان میں ناسور ڈالنے کی کوشش کریں اور رمضان کے مہینے میں اس میں تیزی آجاتی ہے۔**

اب مالی قربانیوں کے متعلق جہاں تک جماعت کو علم ہے خصوصیت کے ساتھ رمضان میں مالی قربانی کا حکم ہے اور مومنین ضرور کرتے ہیں اور انہی مالی قربانیوں کے متعلق کیڑے ڈالنے کے خطوط ملتے ہیں۔ دیکھ لیا جی ہم نے فلاں شخص کو' بڑا مالی قربانی کرتا پھرتا ہے لیکن یہ کمزوری پائی جاتی ہے' وہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ پس فرمایا یہ حالت مومنوں کے لئے غنیمت ہے اور فاجر کے لئے اس کا فجور بڑھانے میں مددگار ہے۔ پس اتنا ہی کہنا کافی ہے مزید تفصیلات میں میں نہیں جانا چاہتا۔ **استغفار سے کام لیں اور اس مہینے میں لوگوں کے عیوب تلاش کرنے کی کوشش بالکل بند کر دیں۔ اگر کوئی عیب تلاش کرتا ہے اور اس کا تذکرہ کرتا ہے اس کو کہہ دینا چاہئے کہ تم شیطان کے غلبے کے نیچے ہو' تم عباد اللہ میں لکھے جانے کے لائق نہیں اس لئے مجھے الگ چھوڑ دو۔ اس مہینے میں خصوصیت کے ساتھ ایسے لوگوں سے پرہیز کریں۔**

اب میں حضرت مسیح موعود(-) کی بعض تحریرات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن میں سے ایک ہے کہ رمض تپش کو کہتے ہیں۔ یہ آپ کی تحریر ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ رمضان یعنی دو گرمیاں۔ رمضان' رمض یعنی گرمی کو کہتے ہیں یہ نام اسی لئے رکھا گیا کہ رمضان گرمی کے مہینے میں شروع ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں یہ غلط بات ہے۔ دو گرمیاں ایک اور مضمون اپنے اندر رکھتا ہے اور اس کا گرمی کے مہینے میں شروع ہونے سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر جب میں نے تحقیق کی کہ رمضان کب شروع ہوا تھا تو سردیاں بنتی تھیں۔ تو حضرت مسیح موعود(-) کی بات مجھے یقین تھا کہ اسی طرح ثابت ہو گی۔ رمضان کا آغاز سردیوں میں ہوا ہے گرمیوں میں ہوا ہی نہیں۔

پس آپ فرماتے ہیں' اس لئے روحانی اور جسمانی تپش مل کر رمضان ہوا۔ یعنی جسمانی طور پر انسان بھوک پیاس کی شدت برداشت کرتا ہے اور جدوجہد بہت کرتا ہے رمضان میں یہ اس کے لئے ایک حرارت ہے اور روحانی طور پر اس کی روح میں غیر معمولی طور پر گرمی پائی جاتی ہے اور بڑے جوش کے ساتھ اپنے رب کی طرف لپکتی ہے پس یہ دو گرمیاں ہیں جو مل کر رمضان ہوا۔ "اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔ اب "اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر گرم ہو جاتے ہیں" اس کا مطلب یہ ہے کہ **سخت دلوں کو پگھلانے کے لئے رمضان کو ایک خاص مزاج عطا ہوا ہے۔ اور امر واقعہ یہی ہے کہ بہت سے سخت دل جو عام دنوں میں نرم نہیں ہوتے اور خدا تعالیٰ کے لئے اپنے آپ کو پگھلتا ہوا محسوس نہیں کرتے رمضان میں بعض ایسی راتیں آتی ہیں کہ بے اختیار ان کے دل خدا کے حضور سجدوں میں پگھل کر بہنے لگتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود(-) کا یہ فقرہ "رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں" یہ بے تعلق نہیں بلکہ حقیقتاً ہم نے اس کو ایسا ہی دیکھا ہے۔**

اب حضرت مسیح موعود(-) کے نسبتاً لمبے اقتباسات میں سے میں کچھ پڑھ کے سناتا

ہوں۔ ملفوظات جلد نہم صفحہ 122، 123 "تیسری بات جو (دین) کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزے کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے" (-) یہ مضمون وہی ہے۔ رمضان کو جو دیکھے وہ اس میں روزہ رکھے شہد کا مطلب ہے اپنی آنکھوں سے دیکھے اور حضرت مسیح موعود (-) نے یہ تشریح فرمائی ہے جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ پس تم میں سے وہی ہے جو رمضان کو دیکھتا ہے، جو رمضان کو دیکھتا ان معنوں میں ہے کہ اس میں داخل ہو کر اپنی آنکھوں سے گواہی دے سکے، اپنے دل سے گواہی دے سکے یہ تو میرا ایسا ملک ہے جس میں جا چکا ہوں اور اس کے حالات کو جانتا ہوں۔

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربے سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں" پس رمضان کے مہینے میں کھانے میں زیادتی رمضان کا حق ادا نہیں کرتی بلکہ رفتہ رفتہ کھانے میں کمی رمضان کا حق ادا کرتی ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ شروع میں تو بھوک نہیں لگتی اس وقت میں اس لئے نسبتاً کم کھاتے ہیں اور جوں جوں رمضان آگے بڑھتا جاتا ہے وہ زیادہ کھانے لگتے ہیں یہاں تک کہ آخری دنوں میں تو رمضان ان کو پتلا کرنے کی بجائے موٹا کر جاتا ہے۔ یہ جسم کی فربہی دراصل نفس کی فربہی بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے عام طور پر بھولے پن میں، لاعلمی میں لوگ ایسا کرتے ہیں مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "تزکیہ نفس ہوتا ہے" جو کم کھانے سے زیادہ ہوتا ہے، پس جتنا آپ کم کھانے کی طرف متوجہ ہوں گے اتنا ہی رمضان آپ کے لئے فائدہ بخش ہو گا۔

"اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں" یعنی خدا تعالیٰ انسان کو مختلف صورتوں اور صفات میں دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہ کشفی قوتوں کا لفظ بہت بامعنی تو ہے ہی مگر بہت اہمیت رکھتا ہے۔ بعض لوگوں کو ویسے ہی دماغ کی خرابی سے یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ وہ کشف دیکھ رہے ہیں یا نیند کے غلبے کی وجہ سے ان کو کچھ سمجھ نہیں آتی اور اپنے خیالات کو ہی کشف بنا لیتے ہیں۔ رمضان میں کشوف کا جو کم کھانے سے تعلق ہے یہ بالکل اور چیز ہے۔ اس کا نفسانی خواہشات اور اپنے دل کے خیالات سے کوئی تعلق نہیں اور مضمون بتاتا ہے کہ وہ کشف حقیقی خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا یا دل کا وہم تھا۔ دل کے توہمات میں ربط کوئی نہیں ہوتا، دل کے توہمات میں ایسی سچائی اور پاکیزگی نہیں ہوتی جو انسان کو گناہوں سے دور پھینک دے۔ پس کشف کا احساس کافی نہیں، کشف کا مضمون ضروری ہے۔ کہ کشف میں وہ مضمون ہو جو تقویٰ کا مضمون ہے۔ اگر تقویٰ کا مضمون ہے تو انسان کو یہ کہنے کی ضرورت بھی نہیں کہ میں نے کشف دیکھا ہے۔ اگر تقویٰ کا مضمون ہو گا تو کشف دیکھنے والا اپنے کشف کو چھپا لے گا اور اس کے تذکرے نہیں کرے گا۔ پس رمضان میں یہ ساری شرطیں اکٹھی پائی جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود (-) کے بعض الفاظ کے غلط معنے پہنا کر آپ میں سے کئی گمراہ بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ خیال کر کے کہ ہم بڑے صاحب کشف بن گئے رمضان میں، لوگوں سے تذکرے شروع کر دیں کہ یوں مجھے ہلکا سا جھونکا آیا میں نے کشف میں یہ دیکھ لیا یہ ساری باتیں بتانے کا جتنا شوق ہو گا اتنا ہی آپ کا کشف جھوٹا ہو گا۔ لیکن سچے کشوف میں بعض دفعہ دوستوں اور عزیزوں کے متعلق خبر دی جاتی ہے اور وہ خبریں ایسی ہوتی ہیں جو سچی نکلتی ہیں۔ پس ان خبروں کا تذکرہ کرنا تقویٰ کے خلاف نہیں اور ان کشوف کو جھوٹا قرار نہیں دیتا۔ "پس خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزے دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جائے۔"

پھر روزے اور نماز کی عبادتوں میں ایک فرق بیان فرمایا ہے۔ "روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں پیدا ہو سکتی ہے" یہ وہی بات ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ کشوف تو ہوتے ہیں مگر کشوف میں ایک نفس کا دھوکہ بھی شامل ہو جاتا ہے۔ جوگی بھی جو ریاضتیں کرتے ہیں وہ کشوف دیکھتے ہیں لیکن ان کشوف کا بنی نوع انسان کی بھلائی اور نیکی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ عجیب و غریب کشوف ہیں جن کے تفصیلی تذکرے کی یہاں ضرورت نہیں مگر جوگیوں نے کبھی دنیا میں پاکیزگی نہیں پھیلائی۔ کبھی دنیا میں کسی مذہب کے جوگیوں نے بنی نوع انسان کی روحانی حالت تبدیل نہیں کی۔ پس حضرت مسیح موعود (-) متوجہ فرما رہے ہیں کہ روزے کے کشوف میں بعض دفعہ جوگیوں والی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی ہے لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں شامل نہیں۔

اب یہ دیکھیں کہ نماز کو روزے سے افضل قرار دیا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ روزہ سب سے افضل ہے۔ روزے کی جزاء اللہ ہے۔ اس میں غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔ روزہ بمقابل نماز نہیں ہے بلکہ روزے کا مقصد نماز ہے اور نمازوں کی حالت کو درست کرنا ہے۔ پس **اگر روزے میں نمازیں نہ سنوریں تو روزہ بے کار ہے۔ اگر روزے میں نمازیں سنور جائیں تو روزہ نماز کا معراج اور نمازیں روزے کا معراج بن جاتی ہیں۔** پس اس میں تفریق نہ کریں ورنہ مضمون بالکل بگڑ جائے گا۔ حقیقت میں روزے کے دوران جتنی نمازیں سنوریں گی اتنا ہی روزے کا آپ پھل پائیں گے اور اس حد تک سنور جانی چاہئیں کہ گویا آپ کو خدا نظر آ گیا اور گویا اللہ آپ کو دیکھنے لگا۔ یہ صورتیں ہیں جو در حقیقت روزے کی افضلیت میں پیش نظر رہنی چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود (-) ملفوظات جلد دوم صفحہ 433 پر فرماتے ہیں۔ "خدا تعالیٰ نے دین (-) میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقات، حج اور دشمن کا رد اور دفع خواہ وہ سیفی ہو خواہ قلمی ہو" یہ پانچ مجاہدات ہیں جو (-) فرض ہیں۔ پہلی نماز، پھر زکوٰۃ، صدقات اس کے ذیل میں آتے ہیں چوتھا حج اور پانچواں جہاد خواہ وہ سیفی ہو خواہ وہ قلمی ہو، فرمایا "یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں (-) چاہئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں۔ یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزے کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔"

اب رمضان کے آنے پر کتنے دل خوش ہوتے ہیں اور کتنے دل غمگین ہوتے ہیں یہ ایک مسئلہ ہے جس میں ہر انسان جو اپنا جائزہ لے گا اس کو محسوس ہو گا کہ رمضان کے آنے پر ویسی خوشی نہیں ہوتی شروع میں جیسی کہ رمضان کے آنے کا حق ہے بلکہ لوگ گھبراتے ہیں اور ڈرتے ہیں۔ پس اس عبارت کو سننے کے بعد یہ خیال نہ کریں کہ وہ منافقین ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ بوجھ اٹھانے سے پہلے دل میں خوف ضرور پیدا ہوتا ہے اور انسان رمضان میں داخل ہونے سے پہلے ڈرتا ہے کہ میں اس کے تقاضے پورے کر سکوں گا یا نہیں کر سکوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے تقاضے آسان فرما دیتا ہے۔ اس لئے جب میں یہ عبارت پڑھوں گا تو بعض لوگ ڈر کے یہ نہ سمجھیں کہ ان کی حالت منافقانہ ہے نعوذ باللہ من ذالک۔ کیونکہ عام دستور ہے کہ ہمیشہ رمضان کی ذمہ داریوں کا خوف، رمضان کی آمد کے وقت شروع ہو جاتا ہے اور انسان شروع میں کچھ گھبراتا ہے کہ دیکھوں مجھ پر کیا گزرے گی لیکن اللہ تعالیٰ سچے بندوں کے لئے رمضان کو آسان فرما دیتا ہے اور پھر بشاشت کے ساتھ انسان رمضان

میں سے گزر جاتا ہے۔ اس تمہید کے بعد میں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود (-) کا یہ اقتباس پڑھتا ہوں۔

”وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزے رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔“ جو شخص اس بات پر خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور میں اس کا منتظر تھا اگر بیماری اس کے راستے میں حائل ہو جائے وہ روزہ نہ رکھ سکے تو آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ ”لیکن اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔“

اب جو حقیقی بہانہ جُو ہیں جن کا دل سچ مچ رمضان کی آمد سے خوش نہیں ہوتا ان میں اور سچے مومنوں میں جو دل سے رمضان کو برا نہیں جانتے اس کے فیوض سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں یہ نمایاں فرق ہے کہ **سچے لوگ جب رمضان میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے وہ روزہ رکھیں اور بیماریوں کے بہانے ان کی راہ میں حائل نہ ہوں۔ اور جو بہانہ جُو لوگ ہیں جو رمضان کی آمد سے خوش نہیں ہوتے ان کے نفس کے بہانے تیزی دکھانے لگتے ہیں۔** کوئی کہتا ہے کہ مجھے جب میں روزہ رکھوں تو چھینکیں شروع ہو جاتی ہیں کوئی سمجھتا ہے کہ اس کے پیٹ میں خرابی ہو جاتی ہے‘ کسی کو سر درد ہو جاتی ہے‘ کسی کو اور بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں‘ غرضیکہ وہ روزمرہ کی بیماریاں جو اس کو لاحق ہوتی ہی رہتی ہیں وہ رمضان کے سر جڑتا ہے اور کہتا ہے کہ اب تو میں خدا کا حکم مانوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو روزہ نہیں رکھ سکتا بیماریوں کی وجہ سے وہ نہ رکھے تو کون ہے مجھے حکم دینے والا میں تو خدا کا حکم مانوں گا۔ لیکن جب ان کا باقی سال آپ دیکھیں گے تو اس میں بھی نہیں رکھتے۔ ایسے لوگ زندگی بھر محروم رہتے ہیں ورنہ کم سے کم باقی وقت تو رکھیں۔ جو واقعۃً سچے عذر کی وجہ سے رکتے ہیں‘ اللہ کی خاطر رکتے ہیں وہ باقی سال میں ضرور رکھتے ہیں اور یہ لوگ اپنی عمر گنوا دیتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود (-) کی ان تحریرات کو غور سے پڑھیں تو ہمارے لئے بہت سے باریک مسائل کو آپ کھولتے چلے جاتے ہیں۔ ”لیکن جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے اس کا کیا حال ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شئے ہے۔“ پس روزے سے محرومی کے نتیجے میں اگر دردِ دل ہو تو ایک بہت ہی اعلیٰ نشان ہے اس بات کا کہ واقعۃً تمہاری روزوں سے محرومی تمہیں ثواب سے محروم نہیں رکھے گی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ ایسے دردِ دل والے کو عام روزہ رکھنے والے کے ثواب سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے۔

اب ایسے بہت سے وجود ہمارے علم میں ہیں یعنی اپنے گرد و پیش پر نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ روزہ نہ رکھنے کی بے قراری ان کو بے چین کرتی ہے اور وہ دعائیں کرتے ہیں‘ دعائیں کرواتے ہیں اس سلسلے میں کئی ایسے احباب و خواتین ہیں جن کو میں جانتا ہوں کہ روزہ نہ رکھنے کے نتیجے میں کس قدر ان کے دل میں کرب پایا جاتا ہے ”جبکہ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شئے نہیں۔“ اب اپنا حال بیان فرماتے ہیں ”جب میں نے چھ ماہ کے روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے کشف میں ملا اور انہوں نے کہا کہ تم نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے اس سے باہر نکل“ اب اللہ نے نظر فرمائی اور ایک طائفہ انبیاء کا حضرت مسیح موعود (-) کو ملتا ہے (-) یہ مضمون ہے جو عین قرآن کے مطابق ہے کہ تو نے اپنے نفس کو کیوں اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔

پس یہی نہیں کہ آپ اپنے نفس پر رحم کریں جو لوگ آپ اپنے نفس پر رحم نہیں کرتے ان پر اللہ رحم کرتا ہے اور (-) پس اپنی حالت پر خود رحم نہ کریں یہ بڑی بے رحمی ہو گی۔ اگر آپ اپنی حالت پر رحم کریں گے تو اس سے بڑی بے رحمی آپ اپنے آپ سے نہیں کر سکتے۔ **کوشش کریں کہ جس حد تک ہو آسانی اور سہولت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کریں مگر اپنے رحم کھانے کی وجہ سے نیکیوں سے محروم نہ ہوں۔ ایسی صورت میں اللہ آپ پر رحم فرمائے گا اور بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔** اب دیکھیں اس کا دنیاوی طور پر نقصان اور کیا ہو گا۔

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں ”یہ لوگ ہیں کہ تکلف میں اپنے آپ کو مشقت سے محروم رکھتے ہیں اس لئے خدا ان کو دوسری مشقتوں میں ڈالتا ہے“ اور یہ بھی بہت ہی دائمی حقیقت ہے۔ ایسے لوگ جو مومنوں میں سے کہلاتے ہوں اور ایمان کے لحاظ سے مومن ہی کہلائیں گے مگر بے وقوفی میں ان کو یہ علم نہیں کہ **کون سا سچا سودا ہے کون سا جھوٹا** سودا ہے۔ وہ اپنے نفس پر رحم کر کے مشقتوں سے **بچتے ہیں لیکن دوسری مشقتوں میں مبتلا** کئے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے کم سے کم اتنی خوشخبری ضرور ہے کہ وہ مشقتوں میں مبتلا کئے جاتے ہیں۔ یہ ایک قسم کا کفارہ ہو جاتا ہے لیکن اگر اللہ چاہے تو۔ ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن کا کوئی کفارہ نہ ہو صرف ایک سزا ہو۔ تم میری مشقت سے بھاگتے تھے اب اپنا حال دیکھو کہ کیسی کیسی مشقتوں میں ڈالے جا رہے ہو۔

یہ دستور اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ سے ہمیشہ سے واضح ہے اور ہمیشہ سے صاف دکھائی دیتا ہے اور بہت سے لوگ ان مشقتوں کو دیکھنے کے بعد پھر گھبرا کر واپس لوٹتے ہیں۔ پس **مشقتوں میں ڈالنا بے سبب بھی نہیں‘ محض سزا نہیں بلکہ توبہ کے لئے توجہ کو مبذول کرانے والی بات ہے۔** بکثرت میں ایسے دوستوں کو جانتا ہوں جنہوں نے چندوں میں سہولت حاصل کرنے کے لئے نفس کے بہانے بنائے‘ قربانیوں میں سہولت حاصل کرنے کے لئے نفس کے بہانے بنائے اور بہت سے امور میں نفس کے بہانے بنائے یہاں تک کہ ان کی زندگیاں مشقتوں سے لد گئیں۔ اتنی مشقتیں آ پڑیں کہ انہوں نے گھیراؤ کر لیا اور ان کی کمریں دوہری ہو گئیں۔ پھر ایک دن ان کی آنکھ کھلی اور یہی مشقتیں ان کے لئے رحمت کا موجب بن گئیں۔ انہوں نے اچانک سوچا کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ یہ زندگی تو بالکل بیکار ہوتی چلی جا رہی ہے۔ مصیبتوں سے ہم بچ نہیں رہے بلکہ مصیبتیں سہیڑ رہے ہیں۔ اور جب انہوں نے وعدہ کیا کہ آئندہ سے ہم اپنے نفس کے لئے کوئی بہانہ نہیں بنائیں گے ان کی زندگی کی کایا پلٹ گئی۔ اور کثرت سے ایسے ہیں جنہوں نے پھر مجھے لکھا کہ ان حالات میں ہم نے مشقت ٹالنے کی کوشش کی تھی لیکن مشقت کو ٹال نہیں سکے۔ اب جب خدا کی خاطر مشقت قبول کرنے کے لئے آگے بڑھے ہیں تو مشقت آگے آگے بھاگ رہی ہے۔ وہ چیز جس کو ہم مشقت سمجھتے تھے وہ مشقت تھی ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان راہوں کو خود آسان فرما دیتا ہے اور کتنے بدنصیب ہیں جو اس بات کو جانتے نہیں‘ اس سے سبق حاصل نہیں کرتے۔ **خدا کی خاطر مشقتوں سے بھاگیں گے تو مشقتیں آپ کے پیچھے پڑ جائیں گی۔ پس آج کے رمضان میں یہ عہد کریں کہ ایسا نہیں کریں گے۔** خدا کی مشقتوں کو Chase کریں گے یعنی خدا نے واقعۃً جو مشقتیں مقرر فرمائی ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ مشقت تھی ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی آسانی کے لئے‘ آپ کی بھلائی کے لئے ایک مشکل راہ تجویز فرمائی جس کو وہ خود آسان کرتا ہے اور کوئی راہ مشکل نہیں رہتی۔

پھر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں ”جو خود مشقت میں پڑتے ہیں ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔“ یہی بات ہے جو میں آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں۔ ”انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا تعالیٰ اس کے نفس پر شفقت کرے۔ کیونکہ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے۔ بڑا ظلم کرتا ہے جو اپنے

دل پر رحم کرتا ہے‘ اپنے آپ پر رحم کرتا ہے وہ تو مصیبتیں سہیڑ لیتا ہے۔ وہ جہنم اپنے اوپر وارد کرلیتا ہے۔ "اور جو خود آگ سے بچنا چاہتے ہیں وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں" یعنی اللہ کی خاطر جو نفس کا سوز اور گداز ہے جو اس سے بچنا چاہتے ہیں وہ ایک دوسری جہنم میں ڈالے جاتے ہیں۔

فرماتے ہیں یہ سلم ہے (-) کہ جو کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش آئے اس سے انکار نہ کرے۔ "اگر آنحضرت ﷺ اپنی عصمت کی فکر بھی خود رکھتے تو واللہ یعصمک من الناس کی آیت نازل نہ ہوتی۔ حفاظت الٰہی کا یہی سرّ ہے" یہاں عصمت سے مراد عصمت انبیاء مراد نہیں ہے بلکہ جسمانی لحاظ سے غیر کے شر سے بچنا ایک عصمت ہے۔ فرمایا اگر رسول اللہ ﷺ کو ہروقت اپنی عصمت کی فکر ہوتی کہ میں غیر کے وار سے کیسے بچایا جاؤں تو یہ آیت نازل نہ ہوتی واللہ یعصمک من الناس یہ مسیح موعود (-) کا کلام آنحضرت ﷺ کی سیرت کے جگمگاتے ہوئے حصے پر عظیم روشنی ڈال رہا ہے۔ کبھی کسی عارف باللہ نے یہ بات نہ لکھی ہوگی۔ مجھے یقین ہے آپ تلاش کر کے دیکھ لیں‘ جیسا کہ حضرت مسیح موعود (-) نے لکھی جو رسول اللہ ﷺ کے سچے عاشق تھے۔ یہ آیت نازل نہ ہوتی‘ واللہ یعصمک من الناس، صاف پتہ چلا ہے کہ خدا نے ضرورت محسوس فرمائی ہے کہ یہ نبی تو اپنی کچھ فکر نہیں کرتا‘ ہر خطرہ میں کود پڑتا ہے۔ تمام مشکل مقامات میں آگے بڑھ جاتا ہے۔

اب ساری زندگی رسول اللہ ﷺ کو آپ دیکھ لیں کیسے کیسے مواقع پر آپ نے دشمنوں میں جاکر للکارا ہے کہ میں محمدؐ ہوں آؤ اگر کسی کو قتل کرنا ہے تو مجھے قتل کرو‘ کسی نے وار کرنا ہے تو مجھ پر وار کرے۔ یہ ساری زندگی کا خلاصہ آپ نے ان لفظوں میں نکالا ہے کہ آپؐ نے اپنی عصمت کی کبھی فکر نہیں کی اور جب رسول اللہ ﷺ کو اس طرح خطرناک مقامات پر دلیر پایا اور موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آپؐ نے اس کو للکارا ہے تو اللہ نے فرمایا واللہ یعصمک من الناس اے محمدؐ تیرا خدا تیری حفاظت کرے گا۔ فرماتے ہیں "حفاظت الٰہی کا یہی سرّ ہے" **پس جو احمدی اس وقت مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں اور ہروقت اپنی حفاظت کی صرف فکر کر رہے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ سرّ وہ نہیں ہے۔ حفاظت کا سرّ یہ نہیں ہے کہ اپنی حفاظت کی صرف فکر کریں۔ اپنی حفاظت کے لئے مناسب تدابیر اختیار کرنا یہ عام لوگوں کے لئے جائز ہے اور بعض دفعہ ضروری بھی ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں قومی فوائد ہوتے ہیں لیکن جب مصائب آپڑیں اس وقت اپنی فکر نہ کرنا یہ سنت نبویؐ ہے۔ یہ دو الگ الگ باتیں ہیں جن کو آپ کو پیش نظر رکھنا چاہئے ورنہ مضمون بگڑ جائے گا۔**

رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی خطرات کی تلاش نہیں کی تاکہ ان میں چھلانگ لگائیں۔ جب خطرات درپیش ہوئے تو پھر ان میں چھلانگ لگانے سے رکے نہیں۔ یہ دو بالکل الگ الگ باتیں ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے کبھی بھی اپنے آپ کو ہلاکت میں نہیں ڈالا‘ ہلاکت کی تلاش نہیں کی۔ ایسے مواقع سے بچے ہیں جن سے بے وجہ خطرہ درپیش ہو لیکن جب خدا کی خاطر خطرہ آن پڑا جس سے مفر کا سوال نہیں رہا اس خطرے کو مفر کے ذریعہ نہیں ٹالا بلکہ دوڑ کر اس خطرے میں داخل ہو گئے جو خدا کی خاطر آپؐ پر آپڑا ہے۔ پس یہ مضمون ہے جو خصوصیت کے ساتھ پاکستان کی احمدی جماعتوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ بے وجہ خطرات کو پیدا نہ کریں کیونکہ یہ حماقت ہے۔ یہ اللہ کے فرمان کے خلاف بات ہے۔ ہر احتیاط کے باوجود جب خطرہ پڑ جائے تو کوڑی کی بھی پرواہ نہ کریں اور پھر ایسے خطرات سے جنہوں نے خدا کی خاطر پڑنا ہے ان سے نہ بھاگیں۔ اگر ان سے بھاگیں گے تو یہ آپ کی حفاظت کی ضمانت نہیں ہوگی۔ اگر کہیں گے کہ ہاں اس خطرے کو اب ہم قبول کرتے ہیں جو کچھ بھی ہو‘ ہو جائے اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا واللہ یعصمک من الناس کیونکہ جو بات خدا تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حق میں فرمائی ہے وہی آپ کے متبعین اور عاجز بندوں کے حق میں بھی کام کرتی ہے۔ یہ سنت نبوی ہے جو ہمیں ہر حال میں بچائے گی ہر حال میں ہماری حفاظت فرمائے گی اور ہم پر سایہ فگن رہے گی۔ پس سنت نبویؐ کے تابع چلیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندگی کے سب مراحل آسان ہو جائیں گے۔

فرمایا "ابراہیم علیہ السلام کے قصے پر غور کرو جو آگ میں گرنا چاہتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ آگ سے بچاتا ہے۔" قصہ پر غور کرو اس قصے میں یہ بات ثابت ہے کہ ابراہیمؑ خود نہیں کہہ رہے تھے کہ میرے لئے آگیں جلاؤ۔ جب آگ جلائی گئی تو اس سے بھاگنے کی بجائے اس میں گرنے کی طرف توجہ کی جو خدا کی خاطر تھی۔ پس قصے پر غور کرو نہ کہ ناسمجھی سے اس قصے کو اپنے اوپر چسپاں کرو۔ "یہ سلم ہے (-) جو کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش آئے اس سے انکار نہ کرے" یہ حصہ پڑھنے سے رہ گیا تھا اس لئے میں دوبارہ اس کی طرف متوجہ ہوا ہوں‘ آخری حصہ میں پڑھ چکا ہوں۔ یہ "البدر" میں عبارت چھپی ہے اور اس کے نیچے نوٹ ہے کہ اوپر کی تقریر فارسی زبان میں تھی اور بدر کے ایڈیٹر نے یہ نوٹ لکھا ہے کہ میں نے افادہ عام کی خاطر اردو میں ترجمہ کر کے لکھی ہے۔ پس یہ یاد رکھیں کہ اصل عبارت فارسی میں تھی جس کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود (-) آخر پر جس دعا کی طرف توجہ دلاتے ہیں اب اتنا سا وقت رہ گیا ہے کہ میں یہ دعا پڑھ کر اس خطبے کو ختم کروں گا۔ آپ فرماتے ہیں "پس میرے نزدیک خوب ہے کہ **انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ‘ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔**" اس لئے روزے میں حائل ہونے والی بیماریوں کا علاج بھی یہ دعا ہے جو اس مہینے میں کثرت سے کرنی چاہئے۔

پھر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح (-) کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھے تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور (بہادر) ثابت کردے۔" "جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔"

باقی انشاء اللہ اب اگلا جو جمعہ آنے والا ہے یہ جمعۃ الوداع کہلاتا ہے اور یہ رمضان کا آخری جمعہ ہوگا اس جمعے میں لوگ بہت کثرت سے آئیں گے اور (بیوت الذکر) بھر کے نمازی اچھل کر باہر جاپڑیں گے اور اتنے نمازی آپ (بیوت الذکر) میں دیکھیں گے کہ سارا سال جن کو (بیوت الذکر) میں ہونا چاہئے تھا وہ صرف اسی دن دکھائی دیں گے اور پھر الوداع کہہ کر چھٹی کر جائیں گے۔ یہ مضمون میں ہر دفعہ آپ کو سمجھاتا ہوں‘ آپ لوگ تیاری کریں اور اپنے گردوپیش یہ بات عام کریں کہ جو لوگ رمضان کی وجہ سے نمازوں کی توفیق پا رہے ہیں اور اس دن‘ جمعۃ الوداع کے دن حاضر ہوں گے وہ ابھی سے تیاری کریں کہ الوداع کہنے کے لئے حاضر نہیں ہوں گے بلکہ آئندہ رمضان کے استقبال کے لئے حاضر ہوں گے۔ یہ لفظ جمعۃ الوداع ایک غلط معنی آپ کے سامنے رکھ رہا ہے اصل میں اسے جمعۃ الاستقبال کہنا چاہئے اور میں آپ کو ابھی سے متوجہ کر رہا ہوں کہ اپنے دوستوں‘ عزیزوں کو جب لے کے آئیں گے‘ اپنے بچوں کو بھی لائیں گے اس وقت ان کو سمجھائیں کہ یہ جمعہ وداع کا جمعہ نہیں استقبال کا جمعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 6 مارچ 98ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

منگل 5- جنوری 1999ء

12-35 رات-جرمن سروس-
1-35 رات-چلڈرنز کارنر-چلڈرنز ورک شاپ نمبر3-
2-05 رات-درس القرآن-99-1-4
3-45 رات-ہومیوپیتھی کلاس-
5-05 رات- تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
5-40 رات-چلڈرنز کارنر-چلڈرنز ورک شاپ نمبر3-
6-10 صبح-درس القرآن99-1-4
7-45 صبح-لقاء مع العرب-
8-45 صبح-اردو کلاس-
9-50 صبح-ہومیوپیتھی کلاس-
11-05 دوپہر- تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
11-40 دوپہر-چلڈرنز کارنر-چلڈرنز ورک شاپ نمبر3-
12-10 دوپہر- پشتو پروگرام خطبہ جمعہ 4-7-97
1-25 دوپہر-روحانی خزائن-مہمان-مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب-
2-05 دوپہر-لقاء مع العرب-
3-20 سہ پہر-اردو کلاس-
4-15 سہ پہر-درس القرآن لائیو-
6-05 رات-تلاوت-خبریں
6-35 رات-انڈونیشین پروگرام-
7-10 رات-بنگالی سروس-
7-45 رات-ملاقات-95-1-20
9-15 رات-لقاء مع العرب-
10-20 رات-نارویجین پروگرام-

بدھ 6-جنوری 1999ء

12-40 رات-جرمن سروس-
1-40 رات- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن-
2-00 رات-درس القرآن99-1-5
3-30 رات-درس الحدیث-
3-40 رات-ملاقات-95-1-20
5-05 رات- تلاوت- تاریخ احمدیت- خبریں-
5-40 رات-چلڈرنز کارنر-یسرنا القرآن کلاس-
6-00 صبح-درس القرآن-99-1-5
7-45 صبح-لقاء مع العرب-
8-45 صبح-اردو کلاس-
9-50 صبح-ملاقات-95-1-20
11-05 دوپہر- تلاوت- تاریخ احمدیت- خبریں-
11-50 دوپہر-چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن کلاس-
12-10 دوپہر-سواحیلی پروگرام-
1-00 دوپہر-احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
2-00 دوپہر-لقاء مع العرب-
3-05 سہ پہر-اردو کلاس-
4-15 سہ پہر-درس القرآن-لائیو-
6-05 رات-تلاوت-خبریں-
6-35 رات-انڈونیشین پروگرام-
7-10 رات-بنگالی سروس-
7-40 رات- ملاقات- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ-
9-05 رات-لقاء مع العرب-
10-15 رات-فرنچ پروگرام-

جمعرات 7-جنوری 1999ء

12-30 رات-جرمن سروس-
1-35 رات- چلڈرنز کارنر- کوئز- رمضان-
2-00 رات-درس القرآن99-1-6
3-30 رات-درس الحدیث-
3-40 رات- ملاقات- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ-
5-05 رات- تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
5-45 رات-چلڈرنز کارنر-
6-05 صبح-درس القرآن نمبر99-1-6
7-40 صبح-لقاء مع العرب-
8-45 صبح-اردو کلاس-
9-55 صبح- ملاقات- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-05 دوپہر- تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
11-50 دوپہر-چلڈرنز کارنر-
12-15 دوپہر- سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ 13-12-96
1-20 دوپہر-کوئز تاریخ احمدیت-
1-55 دوپہر-لقاء مع العرب-
3-00 سہ پہر-اردو کلاس-
4-15 سہ پہر-درس القرآن-لائیو-
6-00 رات-تلاوت-خبریں-
6-35 رات-انڈونیشین پروگرام-
7-10 رات-بنگالی سروس-
7-40 رات-ہومیوپیتھی کلاس-
9-15 رات-لقاء مع العرب-
10-15 رات-احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-

احباب جماعت کو نیا سال مبارک ہو
بشیر گولڈ سمتھ
پروپرائیٹر: کلیم احمد بشیر بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون گھر: 211883 دوکان: 211806

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام
الرّحیم جیولرز حیدری
اور
الرّحیم نیو جیولرز حیدری
اور اب
الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر8
کلفٹن کراچی
فون 0231-664 - 5874164

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 2- جنوری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 6 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 12 درجے سنٹی گریڈ

4-جنوری- غروب آفتاب- افطار 5-19
5-جنوری- طلوع فجر انتہائے سحر 5-41
5-جنوری- طلوع آفتاب 7-07

عالمی خبریں

بھارتی بحریہ کے سربراہ کی برطرفی

بھارت کی بحریہ کے سربراہ ایڈمرل وشنو بھگوت کو برطرف کرنے پر بھارت میں شدید ردعمل ہو رہا ہے۔ سابق فوجی قیادت کی طرف سے حکومتی اقدام کو قابل مذمت قرر دیا جا رہا ہے۔ وشنو بھگوت کو صرف قانون کی پاسداری کی سزا دی گئی ہے بھگوت اور انکی اہلیہ نیلوفر نے صدر مملکت سے ملاقات کی انہوں نے کہا کہ عدالت جانے کی بجائے عوام کو سچ بتائیں گے۔ کانگریس نے الزام لگایا ہے کہ اکالی دل کے دباؤ پر بحریہ کے سربراہ کو برطرف کیا گیا ہے۔ بھارتی وزیر دفاع جارج فرنانڈس نے کہا ہے کہ بحریہ کے سربراہ کو سنگین الزامات کے تحت ملکی سلامتی کے تقاضوں کے پیش نظر برطرف کیا گیا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ بحریہ کے سربراہ کی اہلیہ نیلوفر کمیونسٹ پارٹی سے تعلق رکھتی ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی نے بھی بحریہ کے سربراہ کی برطرفی پر احتجاج کیا ہے۔

سری لنکا کے تاجروں کا انکار

سری لنکا کے تاجروں نے بھارت کے ساتھ آزادانہ تجارت کا سمجھوتہ مسترد کر دیا ہے۔ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری سری لنکا کے صدر نے کہا ہے کہ عجلت میں کئے گئے معاہدے میں حقائق کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ معاہدہ سے قبل ہماری حکومت نے ہم سے کوئی مشورہ نہیں کیا۔ سری لنکا کی بڑی درآمد چائے کی پتی ربڑ اور ریڈی میڈ ملبوسات کو معاہدے کی فہرست میں شامل نہیں کیا گیا۔

کلنٹن کا مواخذہ

سینٹ میں صدر کلنٹن پر مواخذہ کے دوران سینٹ کے اکثریتی لیڈر نے ٹرائل سے قبل ووٹنگ کی تجویز دے دی ہے۔ اس سے اس بات کا تعین ہو سکے گا کہ صدر کے خلاف الزامات انہیں ہٹانے کے لئے کافی ہیں دو تہائی ارکان اختلاف کریں تو سرزنش کی قرارداد پر غور کیا جائے گا۔ ووٹنگ 11- جنوری کو ٹرائل شروع ہونے کے 4 دن بعد ہونی چاہیے سینٹ میں صدر کی پارٹی اکثریت میں ہے۔ لہذا وہاں پر صدر کے خلاف مواخذہ کی کامیابی کا کوئی امکان نہیں۔

یورو رائج ہو گئی

متحدہ یورپ کی طرف اہم پیش قدمی کے طور پر یورپ کے گیارہ ممالک میں "یورو" کرنسی رائج کر دی گئی۔ اس سے امریکہ اور ڈالر کی اجارہ داری کو چیلنج کر دیا گیا ہے۔ برطانیہ یونان اور ڈنمارک میں یورو رائج نہیں ہوئی۔

کلنٹن پسندیدہ ترین

1998ء کے سال کے ایک سروے کے مطابق امریکہ کے صدر بل کلنٹن امریکیوں کی محبوب ترین شخصیت ہیں۔ ان کے خلاف جنسی سکینڈل سے انکی مقبولیت پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ دوسرے نمبر پر آنے والی شخصیت پوپ جان پال ہیں۔

دہلی میں فسادات

بھارتی دارالحکومت دہلی بھی عیسائیوں کے خلاف فسادات کی لپیٹ میں آگیا۔ صوبہ گجرات میں چار گھر جلائے جانے کے خلاف نئی دہلی میں مشتعل عیسائیوں نے جلوس نکالا اور ہندوؤں کی املاک پر پتھراؤ کیا۔ 50- عیسائی گرفتار کر لئے گئے۔

کرناٹک میں ہندو مسلم فسادات

بھارت کی جنوبی ریاست کرناٹک میں ہندو مسلم فسادات میں 5- افراد ہلاک ہو گئے۔ درجنوں گاڑیاں جلا دی گئیں۔ علاقہ فوج کے حوالے کر دیا گیا۔

ملکی خبریں

کراچی میں امن

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ کراچی میں امن لوٹ آیا ہے۔ وزیر اعظم کی زیر صدارت اعلیٰ سطحی اجلاس میں مزید فوجی عدالتوں کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ حکیم سعید' صلاح الدین' زہیر اکرم' ندیم اور کرنل بلاول کے مقدمات سمیت اہم مقدمات فوجی عدالتوں کو بھجوا دیئے گئے۔ وزیر اعظم نے صحافیوں سے بات چیت میں کہا کہ بڑے بڑے دہشت گرد پکڑے گئے ہیں۔ مجرموں کو قرار واقعی سزائیں ملیں گی سرمایہ کاری میں اضافہ ہو گیا ہے۔ عوام نے سکون کا سانس لیا ہے۔

امریکہ نے معافی مانگ لی

امریکہ نے اپنے سفیر کی پاکستان کے خلاف بدتمیزی کرنے پر معافی مانگ لی ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ نے کہا ہے کہ سفیر کا مقصد ہرگز پاکستان کی بے عزتی نہیں تھا بلکہ وہ اقوام متحدہ کے طریق کار پر تنقید کر رہے تھے۔ ان کے بیان کو غلط معنوں میں لیا گیا ہے۔ امریکہ پاکستان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

سینئر وزیر کے گھر چھاپہ

پنجاب کے سینئر وزیر اور وزیر خزانہ ذوالفقار علی کھوسہ کے گھر لاہور میں واپڈا نے چھاپہ مارا تو پتہ چلا کہ ان کا میٹر جلا ہوا ہے اور بیٹے کی کوٹھی کا میٹر بند تھا۔ اس میں 11- ائرکنڈیشنر لگے تھے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ میٹر اگست 98ء میں جلا تھا۔ اس پر واپڈا نے 5- ائرکنڈیشنروں کا بل بھیجنا شروع کر دیا جس پر بلوں کی ادائیگی روک دی گئی واجب الادا رقم ڈیڑھ لاکھ ہو گئی وزیر خزانہ نے میاں معراج دین کیس کے بعد ادائیگی کر دی۔ واپڈا حکام نے کہا ہے کہ پوری احتیاط کے بعد نتیجہ اخذ کریں گے۔

165- پولیس افسروں کی برطرفی؟

سندھ میں سیاسی بنیادوں پر بھرتی کئے گئے 165- پولیس افسروں کی برطرفی کا امکان ہے۔ گورنر ہاؤس میں وزیر اعظم کی زیر صدارت اعلیٰ سطحی اجلاس میں اس پر غور کیا گیا۔

بڑی جاگیروں کی ضبطی کا امکان

فیڈرل لینڈ کمیشن کے سربراہ میاں محمد زمان نے بتایا ہے کہ ملک کے چوٹی کے جاگیرداروں لغاری' چانڈیو' نواب بہاولپور' اور کالاباغ کی اراضی ضبط کر لی جائے گی۔ بڑے جاگیرداروں کی تین تین ہزار کنال اراضی پر شکار گاہیں ہیں۔ 37 ہزار کنال اراضی چھین کر غریبوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔

بینظیر کے قتل کی سازش

بینظیر بھٹو کے دورۂ جنوبی افریقہ کے دوران متحدہ قومی موومنٹ کے چار افراد نے انکے قتل کی سازش تیار کی لیکن دورہ منسوخ ہو جانے کی وجہ سے اس پر عمل نہ کر سکے۔ ملزمان کو کراچی پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

ملک بھر میں نماز استسقاء

جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد ملک بھر کی مساجد میں وزیر اعظم کی اپیل پر نماز استسقاء ادا کی گئی۔ اور نمازیوں نے باران رحمت کے نزول کی دعا مانگی۔ اس سے قبل صدر مملکت کی اپیل پر بھی نماز استسقاء ادا کی جا چکی ہے۔

جسٹس رمدے کے خلاف قرارداد

لاہور بار ایسوی ایشن نے لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس خلیل رمدے کے خلاف مذمتی قرارداد منظور کی ہے۔ اس میں جسٹس موصوف کے خلاف بہت سخت الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اور ان کا دماغی معائنہ کرانے کے لئے کہا گیا ہے۔

کیور یٹو میڈیسن کمپنی' پام ہومیو فارمیسی نیز ملکی و غیر ملکی ادویات بارعایت دستیاب ہیں

ہومیو ڈاکٹر منیر احمد عباسی

سفیر ہومیو سٹور سکندرپورہ بازار

پشاور شہر

ہمارے ہاں حسبتی روم کولرز• گیزرز• کوکنگ رینج روم ہیٹر• ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپیرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے

الفضل ٹریڈرز کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ

لاہور

5114822
5118096

سیل - سیل - سیل

5-جنوری تا 12-جنوری 1999ء

نیو کامران شوز

گولبازار ربوہ

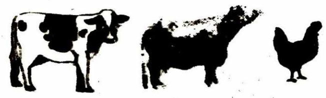

کیوریٹو ادویات حیوانات

اپھارہ، سرکن (پیشاب کیساتھ خون آنا) تھنوں کی خرابیاں، سوزش، زہرباد، دودھ کی کمی، ناڑ، گلٹی، منہ کھر، اخراج رحم اور گل گھوٹو وغیرہ کیلئے مفید و موثر ادویات نیز مرغیوں کی امراض رانی کھیت، چیچک، انڈوں کی کمی وغیرہ کے لئے موثر ادویات دستیاب ہیں۔

لٹریچر مفت طلب فرمائیں بذریعہ ڈاک -/Rs.5 ٹکٹ ارسال فرمائیں

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان فون: 04524-213156, 771

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

نائب رسالدار (ریٹائرڈ)

ارشد خان بھٹی

پراپرٹی ایجنسی

بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)

آفس: 212764
گھر: 211379

ربوہ